REGD E-P-No 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

# ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ار

جلد ۵ | ۲۵ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۴۳

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

نیز مورخہ ۱۹ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایک نہایت پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔

احباب اپنے مقدس امام و آقا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

**اخبار احمدیہ** ربوہ ۲۱ اکتوبر خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹ سے ۲۱ اکتوبر تک جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا اس مرتبہ خدام کی ۷۲ مجالس کے ۱۱۵۴ افراد نے اجتماع میں شرکت کے علاوہ ازیں مختلف مجالس کے ۲۱۲ اطفال نے بھی شریک ہو کر تربیت و اصلاح کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ ورزشی مقابلوں کے علاوہ تلاوت و ترجمہ قرآن کریم کا مطالعہ احادیث وغیرہ علمی مقابلوں میں بھی خدام نے شوق سے حصہ لیا تلقین عمل کے پروگرام میں علمائے سلسلہ نے نہایت علمی تربیتی معلوماتی تقاریر کیں۔ ۲۱ اکتوبر کو تقسیم انعامات کی تقریب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پڑھے ہوئے ...

# جلسہ سالانہ قادیان کی تقاریر کے خلاف شورش

## عہدہ داران کانگرس کی طرف سے مخالفانہ پراپیگنڈا کی مذمت

(از جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو تقاریر ہوئیں ان کے خلاف فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے والے مخالفین نے جس رنگ میں تقریری اور تحریری طور پر زہر اُگلا اس کے متعلق "بدر" کے گذشتہ پرچے میں کافی حد تک لکھا جا چکا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے مخالفین جو ملک میں امن و اتحاد نہیں چاہتے اور جن کو سچائی اور حقیقت سے کچھ سروکار نہیں شر انگیزی سے باز نہیں آئے اور اخبار پرتاپ مورخہ ۲۱/۹/۵۶ میں ایک اور نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں جھوٹ اور افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے احمدیہ جماعت کے خلاف بلاوجہ فضا مکدر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ احمدیہ جماعت کے کسی مقرر نے سوامی دیانند جی کا نہ نام لیا ہے اور نہ ان کے متعلق کوئی اشارہ یا کنایہ کیا ہے لیکن پرتاپ کے نامہ نگار نے علاوہ اور غلط بیانیوں کے یہ لکھ کر کہ احمدیہ جماعت کے جلسہ میں سوامی جی کی بھی تذلیل کی گئی۔ سوائے اپنی سچائی اور دیانتداری کے دامن پر اور سیاہی لگانے کے اور کچھ نہیں کیا۔

### جماعت کا صحیح مسلک

احمدیہ جماعت اپنے سالانہ جلسہ پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتی ہے۔ اور دور و نزدیک سے ملک کے معززین کو اس میں شمولیت کے لئے دعوت دیتی ہے۔ جن میں گورنروں اور وزراء ریاست کے علاوہ اور ضلع کے افسران بھی شامل ہیں جیسے ضلع افسران اور علاقہ کے معززین بھی اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت کو قبول کر کے تقاریر کو سنتے اور احمدیت کے متعلق اپنا تاثر قلمبند کرتے ہیں۔ کیا کسی عقلمند شخص کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے۔ کہ ایک تبلیغی جماعت جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور امن و اتحاد اور رواداری کا پیغام پہنچا کر مشرق و مغرب سے لوگوں کو اپنے اندر شامل کر رہی ہے اس حماقت کا ارتکاب کر سکتی ہے کہ معززین کو اپنے جلسہ میں بلا کر ان کے سامنے پیشوایان مذاہب کی ہتک کا ارتکاب کرے اور امن و اتحاد کے خلاف تقاریر کر کے اپنے متعلق نیک اثر کو خود ہی ملیامیٹ کرے۔

سوائے فرقہ وارانہ تعصب سے اندھے اور مخالفت کی خاطر مخالفت کرنے والوں کے اور کوئی شخص اس بات کو باور نہیں کر سکتا۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے مخالفین اس طریق کو اختیار کر کے ملک اور قوم کی بھلائی نہیں کر رہے بلکہ نفرت و حقارت اور اخلاقی گراوٹ کے بیج بو کر ملک کے ساتھ غداری کا ارتکاب کر رہے ہیں

### اشتعال کی ذمہ داری

اس تعلق میں یہ تحریر کر دینا بھی مناسب ہے کہ یہ بات قطعاً غلط ہے کہ کسی احمدی مقرر کی تقریر سے شہر میں اشتعال پھیلا ہوا ہے۔ اب کسی احمدی مقرر کی وجہ سے نہیں بلکہ فرقہ وارانہ ذہنیت کے لوگ بلا وجہ اشتعال پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بستی کانگرس کمیٹی جو شہر کی ذمہ دار سیاسی جماعت ہے۔ اور شہر کے امن و اتحاد کے لئے ہر وقت کوشاں رہی ہے نے حکومت اور اخبارات کو جو تاریں اور چٹھیاں اس ضمن میں لکھی ہیں وہ اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ احمدیہ جلسہ کے خلاف جو اشتعال پھیلایا جا رہا ہے اور نام نہاد سنتاؤں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ ان کی ذمہ داری متعصب اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے لوگوں پر ہے نہ کہ احمدیہ جماعت پر۔

### کانگرس کمیٹی کی طرف سے تار

چنانچہ ہمیں باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ جناب پریذیڈنٹ صاحب بستی کانگرس کمیٹی قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل تار سرکاری افسران کو بھجوائے گئے ہیں۔

"فرقہ وارانہ عناصر کی طرف سے عوام کے جذبات کو احمدیہ جماعت کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے احمدیہ جلسہ میں تقاریر کے خلاف غلط اور بے بنیاد پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس ضمن میں اخبار پرتاپ میں بھی جھوٹی خبریں شائع کی گئی ہیں مناسب اقدام کیا جائے۔"

### بستی کانگرس کی طرف سے اخبارات کے نام چٹھی

جناب پریذیڈنٹ صاحب بستی کانگرس قادیان نے مندرجہ ذیل چٹھی اخبارات کے نام بھجوائی ہے جس کی ایک نقل اخبار بدر کو بھی بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے :-

"شریمان ایڈیٹر صاحب بدر! آپ مہربانی کر کے مندرجہ ذیل چٹھی شائع کر کے مشکور فرمائیں :-

"تقسیم وطن کے بعد جالندھر ڈویژن میں صرف قادیان ہی ایسا قصبہ ہے جہاں ہندوؤں اور سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی آباد ہیں۔ قصبہ کی آبادی گیارہ ہزار سے زائد ہے اس میں مسلمانوں کی تعداد کم و بیش ساڑھے پانچ صد کے قریب ہوگی سب لوگ بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں پھر بھی کچھ ایسے ہیں جو فطرتاً امن کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔ امسال مقامی مسلمانوں نے (جو احمدی ہیں) اپنا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ اس موقعہ پر ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک کے آدمی بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جو دعوت نامے جاری کئے گئے اور جن لوگوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے ان میں پنجاب اور اڑیسہ کے گورنروں کے علاوہ وزیر اعظم پنجاب اور ان کے ساتھی اور ہائیکورٹ کے جج بھی شامل تھے۔ ضلع کے اعلیٰ افسران کے علاوہ علاقہ کی بڑی بڑی شخصیتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔ اس موقعہ پر جو تقریریں ہوئیں وہ اگرچہ روحانیت اور اتحاد پر مبنی تھیں ظاہر ہے کہ کسی کی دلآزاری مقصود نہ تھی۔ لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے بلاوجہ فرقہ وارانہ فضاء کو مکدر کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کیا اور فضاء کو مکدر کرنے کی کوشش کی نیز احمدیوں کے جلسہ سالانہ کی غلط رپورٹ "پرتاپ" میں شائع کرا دی علاوہ بریں اپنے جلسہ کی روئیداد بھی اشتعال انگیز طور پر شائع کرائی گئی۔ یہ اقدامات قصبہ کے خوشگوار تعلقات کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کی جائے اور حکومت وقت کی وفاداری ...

پیش نظر یہ بات بھی عیاں ہے کہ اتنی چھوٹی اقلیت اکثریت کے جذبات پر ...

(باقی صفحہ ۳ کالم ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

پرنٹر و پبلشر ... مساح الدین ایم۔ اے نے ... پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء

# شکست خوردہ ذہنیت

آج سے چودہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کرنے کے لئے پیدا کیا اور اس کی حکمت کاملہ نے اس بات کا تقاضا کیا کہ آپ کے اول المخاطبین عرب کے بادیہ نشینوں کو دنیا کے بادشاہ اور علوم و فنون میں سب کے راہنما بنا دیا جائے!! آپؐ کا پیغام اہل عرب کی کایا پلٹ دینے میں نہایت عظیم الشان خوشخبریوں کا حامل تھا۔ مگر ذہنی طور پر وہ اس قدر گر چکے تھے کہ اپنے متعلق ترقی پا جانے کا خیال بھی انہیں نہیں آ سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو غیر معمولی حیرت و استعجاب سے دیکھتے اور کہتے ہم میں سے ایک آدمی پر کس طرح وحی آ گئی؟ چنانچہ قرآن مجید نے اُن کی اس شکست خوردہ ذہنیت کو نہایت ہی جامع الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے:۔

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس ع۱)

یعنی کیا لوگوں کے نزدیک یہ امر باعث تعجب ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص پر یہ وحی کر دی کہ لوگوں کو ہوشیار کر اور جو لوگ ایمان لائے انہیں بشارت دے کہ ان کے لئے ان کے رب کے حضور میں ظاہرًا باطنًا طور پر کامل درجہ ہے۔

اپنے متعلق مایوسی کی حالت کچھ عربوں سے مخصوص نہیں بلکہ گری ہوئی قوموں میں یہ احساس ہمیشہ ہی ہوا کرتا ہے کہ ہم میں سے بڑے آدمی پیدا نہیں ہو سکتے گویا وہ اپنی حالت سے ایسے مایوس ہو جاتے ہیں کہ وہ یقین ہی نہیں کر سکتے کہ ان کا علاج ان کے اندر موجود ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو بڑھانے اور ترقی دینے اور اُن کا علاج کرنے کے لئے باہر سے کسی کو آنا چاہیئے اور تو اور خود مسلمانوں کا آجکل یہی حال ہے۔ ایک طرف وہ امت محمدیہ کی حالت کو دیکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بے راہ روی پر نظر کرتے ہیں۔ تو انہیں جادہ اعتدال سے منحرف پاتے ہیں۔ نام کو تو وہ مسلمان کہلاتے ہیں لیکن کام کے مسلمان نہیں ایسی ذلت اور ادبار کی حالت سے نکالنے کے لئے جب اُن کے سامنے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زندہ نبیؐ ہیں۔ آپ کے افاضۂ روحانی کی برکت سے آپ ہی کا ایک امتی اس منصب پر فائز ہو سکتا ہے۔ اور اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو پار لگانے کا کام کر سکتا ہے۔ تو وہی اہلِ عرب کی سی شکست خوردہ ذہنیت آڑے آتی ہے۔ اور اس دعوے کو محض تکذیب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور زبانِ حال سے کہا جاتا ہے کہ ہم میں سے ایسا شخص نہیں پیدا ہو سکتا جو ہمارا علاج کرے۔ بلکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی آسمان سے آ کر ہمیں ذلت اور ادبار سے نکالیں گے۔

ہماری اس وضاحت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم نے کچھ عرصہ پہلے کے خیالات کو دہرایا ہے اور کہ اب تو ہمارا سوادِ عامۃ المسلمین کا نظریہ بدل چکا ہے مگر نہیں بنگلور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ روشنی کا ۱۴ ر اکتوبر کا پرچہ دیکھئے اس کے چوتھے صفحہ پر معلومات عامہ کے عنوان سے چند سوالات کے جواب دیتے ہوئے معاصر رقمطراز ہے:۔

”جو پیغمبر اپنی امت کے روبرو انتقال دنیا کر گئے۔ جن کی نماز جنازہ ادا ہوئی اور پھر ان کے مبارک جسم کو زیر زمین کیا گیا وہ بلاشبہ واپس نہیں آئیں گے لیکن حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت و مرضی سے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور ہمارے حضور صلعم نے فرمایا کہ وہ قرب قیامت میں جامع دمشق کے مینار پر اتریں گے دجال کے فتنوں کا مقابلہ کریں گے اور ان پر غلبہ حاصل کر کے اسلام کا بول بالا کریں گے۔ عیسائیت کے غلط اعتقادات کے خلاف تلوار سے جہاد بھی کریں گے۔ اور شریعت محمدیہ کے اصول کے مطابق حکومت کی بنیاد رکھیں گے......“

سنا آپ نے! یہ اس قسم شکست خوردہ ذہنیت کا نمونہ ہے۔ ورنہ سارا قرآن کریم پڑھ جائیں آپ کو کہیں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ملے گا۔ جو اس بات کا اظہار کرے کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہے اور کہ وہ دو ہزار برس سے (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ کی طرح الآن کما کان زندہ موجود ہیں۔ حالانکہ اس کے برعکس قرآن کریم کی تیس آیات اُن کو وفات یافتہ قرار دیتی ہیں اور پھر ایسے براہین و دلائل موجود ہیں۔ جن سے یہ بات بپایۂ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کسی اسرائیلی نبی کو لانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتی فیض رسانی اس قدر بلند ہے کہ آپ کا امتی یہ کام کر کے آپ کی عزت افزائی کا موجب بن سکتا ہے!!

اور ہم یہ بات دعوے سے کہتے ہیں کہ آج جو لوگ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے کو تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ اسی طرح اپنی غلطی کا اقرار کریں گے جس طرح اہل عرب نے کیا۔ مگر وہ وقت تو جب آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ لیکن چشم بینا اب بھی اس کو دیکھ سکتی ہے اور سنجیدگی سے غور کرنے والے اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ موجودہ زمانہ سے بڑھ کر اسلام کی نازک حالت اور کیا ہو گی جبکہ چاروں طرف سے اُسے اعتراضات کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دجال کے فتنے زوروں پر ہیں۔ یہی وقت ہے کفر پر غلبہ پانے اور اسلام کا بول بالا کرنے کا۔ لیکن مسلمان ہیں کہ اپنے حال میں مست ہیں وہ جامع دمشق کی طرف ٹکٹکی لگائے آسمان سے حضرت عیسےٰ کے نزول کے منتظر ہیں!!

کیا یہ امر حد درجہ قابل افسوس نہیں کہ وہ سچے وعدوں والا خدا جس نے ابتدائی تیرہ صدیوں میں ہر صدی کے سر پر تجدید دین کے سامان کئے۔ جب چودھویں صدی آئی تو زمانہ حاضرہ کے مسلمانوں کے خیال کے مطابق کسی شخص کو اس صدی کا مجدد بنا کر نہ بھیجا۔ حالانکہ اب تو اس صدی کا پون حصہ بھی گذر چکا ہے۔ مگر نہیں ان اللہ لا یخلف المیعاد اُس نے بروقت ایسے مقدس وجود کو بھیجدیا اُس کے ہاتھ سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا پودہ زمین میں لگا دیا گیا۔ اُس کے بیان کردہ دلائل کے سامنے صلیب ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے اب کسی اسرائیلی مسیح کی انتظار نہ صرف فضول بلکہ اہل عرب کی سی پہلی شکست خوردہ ذہنیت کا مظاہرہ ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں پر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعدد احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ وفات مسیح کے مسئلہ کو بادلائل ثابت کر کے اُس شکست خوردہ ذہنیت کو تبدیل کر دیا جو حیات مسیح کے عقیدہ سے غیر شعوری طور پر پختہ ہو رہی تھی اور پھر حسب ذیل الفاظ میں پیشگوئی کر کے اس خیال کا بکلی قلع قمع کر دیا:۔

”ہر ایک مخالف بقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہونچے گا اور مرے گا۔ مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کو ہر مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہو گا۔ جس قدر مولوی اور ملاں ہیں اور ہر ایک اہلِ عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اترتے دیکھ لیں وہ ہرگز ان کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔

کیا یہ پیشگوئی نہیں۔ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہو گی؟ ضرور پوری ہو گی پھر اگر ان کی اولاد ہو گی وہ بھی یاد رکھیں کہ اس طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا۔ اور اگر اولاد کی اولاد ہو گی تو وہ بھی اسی نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۶)

فہل من مدکر!!

# ایمان شیشے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے غیرت کے اظہار کے بغیر اس کی حفاظت ہرگز ممکن نہیں!

## خدمتِ خلق کا فریضہ اس جانفشانی سے ادا کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے

### خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا سولھواں سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۹ر ۲۰ر ۲۱ر اکتوبر منعقد ہوا جس میں حسب دستور سابق مقامی اور بیرونجات کی مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندہ نوجوانوں نے شرکت کی۔ خدام کا یہ سہ روزہ پروگرام عملی طور پر نوجوانوں میں اسلامی روح اور خدمتِ خلق کا صحیح جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس طور پر بنایا جاتا ہے کہ جو ایسے خدام کپڑے کی چادروں اور کھیسوں سے خود تیار کردہ خیمہ جات میں تینوں روز قیام کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور مجالس ذکر و فکر کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علمی مشاغل کے لئے تقریری و تحریری طور پر مقابلے ہوتے ہیں۔

دینی علوم کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی روح پیدا کرنے کے لئے قرآن مجید اور احادیث کے مطالعہ کے مقابلے کرائے جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا پروگرام بھی ہوتا ہے تاکہ جسم میں قوت و توانائی آکر خدمت خلق کے کاموں اور اشاعت دین میں مدد ملے۔

چنانچہ ربوہ میں منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اس سولھویں اجتماع کے افتتاح کی جو رپورٹ اخبار الفضل ربوہ میں شائع ہوئی ہے اُس کا متعلقہ حصہ افادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجے سہ پہر کے قریب موٹر کار کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مقام اجتماع کے وسط میں سٹیج پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے رونق افروز ہونے کے بعد جناب چوہدری شبیر احمد صاحب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا ایک رکوع تلاوت کیا۔ بعدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے ان کا حسب ذیل نیا عہد دوہرایا۔

اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له واشهد
ان محمداً عبده ورسوله

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہونگا اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے۔ اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں تمام خدام نے کھڑے ہو کر یہ عہد دہرایا۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ نے خدام کو ایک روح پرور افتتاحی خطاب سے نوازا۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے:۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب کا آغاز قرآن مجید کی ان آیات سے فرمایا:۔

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا بطانة من دونكم لا يالونكم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر قد بينا لكم الآيات ان كنتم تعقلون (آل عمران آیت ۱۱۸)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے غیروں سے خفیہ طور پر تعلق نہ رکھو اور ان کو دلی دوست نہ بناؤ وہ تم کو تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتے۔ وہ تم کو تکلیف میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے مونہوں سے ان کی دشمنی ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ اگر تم عقل کرتے ہو تو یقیناً ہم نے آیات کو تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیا ہے۔"

حضور نے فرمایا قرآن مجید کی اس آیت میں اس دور کے متعلق تعلیم دی گئی ہے جو آجکل ہم پر گذر رہا ہے۔ اس وقت منافقوں نے جماعت میں فتنہ پیدا کر رکھا ہے جماعت کے دوستوں نے اس فتنہ سے اپنی برأت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے عہد وفاداری کو دوہرایا ہے۔ اور ہر جگہ کی جماعتوں نے وفاداری کے عہد بھجوائے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی اس آیت میں عہد وفاداری باندھنے کے علاوہ بعض اور باتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے فتنوں کے وقت محض عہد وفاداری ہی باندھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ان کے لئے مثبت اور منفی دونوں قسم کے اقدامات کی ضرورت ہے۔ مثبت کام تو یہ ہے کہ ایمان لانے والے وفادار رہیں۔ اور منفی نوعیت کا کام یہ ہے کہ وہ لا تتخذوا بطانة من دونكم کے تحت فتنہ پھیلانے والوں اور فساد کی طرح ڈالنے والوں سے کوئی دوستی اور تعلق نہ رکھیں۔ ورنہ ان کے ساتھ خفیہ دوستی اور تعلق رکھنے کے نتیجہ میں ایمان لانے والوں کا عہد وفاداری خاک میں مل جائے گا۔ قرآن کے اس اصل کی موجودگی میں کسی بیرونی تحریک کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ باطنی غیرت کا از خود اظہار ہی قرآن مجید کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے کافی ہے۔ آخر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام سے ملنے اور اسکے سلام کا جواب دینے سے احتراز کیا تھا تو کسی کے کہنے پر نہیں کیا تھا۔ بلکہ قرآن مجید کا بیان فرمودہ یہ اصل ہی آپ کے پیش نظر تھا۔ کہ جس کے تحت آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ آپ اُس شخص کے سلام کا جواب دیں۔ کہ جو آپ کے آقا و مقتدا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ ایمان شیشے سے بھی زیادہ نازک چیز ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انسان میں غیرت کا ہونا ضروری ہے۔ اگر انسان میں ایمانی غیرت نہ ہو اور وہ جماعتی تنظیم میں فتنہ پھیلانے اور فساد کرنے والوں سے ملاقات واسطہ کی مدارات رکھنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے تو پھر اس کے ایمان کا ضائع ہونا یقینی ہے۔ اس کے عہد وفاداری کی کوئی وقعت اور حیثیت نہیں۔ انسان اگر اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ اور عہد وفاداری پر قائم رہنا چاہتا ہے تو پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرے۔ جس کا قرآن اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے بغیر محض منہ سے وفاداری کا اعلان کر دینا سراسر بے معنی ہے۔ اور ایسا کا یہ گمان کہ اس کے باوجود وہ احمدی ہے محض ایک دھوکہ ہے اور اس کے ذریعہ دوسروں کو بھی دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن کا یہ اصل کہ لا تتخذوا بطانة من دونكم ان لوگوں کیلئے ہے جو فتنہ و فساد چاہتے ہیں اور نظام کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ وہ لوگ جو اختلاف رکھتے ہوں۔ اور خواہ وہ غیر مذاہب والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ان کی نیت فتنہ و فساد کی نہ ہو۔ ان سے ملنے اور ان سے تعلق رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اگر فتنہ پھیلانے والوں سے بھی اعلانیہ یعنی مجلس عام میں گفتگو ہو۔ تو اس سے بھی قرآن منع نہیں کرتا اس نے تو فسادی عنصر کے ساتھ خفیہ طور پر ملنے کے خطرناک نتائج سے خبردار کیا ہے۔

حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تم لوگ نوجوان ہو۔ آئندہ

(باقی صفحہ پر)

---

## خدام کا نیا عہد

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ آئندہ کے لئے خدام کا عہد حسب ذیل الفاظ میں مقرر کیا گیا ہے:۔

" اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملّی مفاد کی خاطر میں اپنی جان مال۔ وقت اور عزّت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا اسی طرح خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا۔ اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔"

جملہ مجالس اس کی پابندی کریں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جنوبی ہند کو اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کا فخر عطا کرے

## اُٹھو اخلاص، ایمان، عمل اور علم میں ترقی کرو اور اپنا وہ حصہ جو خدا کی طرف سے آپ کے لئے مقدر ہے حاصل کرنے کی کوشش کرو

### پیغام امام۔ جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے نام

**نوٹ:۔** اخبار آزاد نوجوان کے جلسہ سالانہ نمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو پیغام جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند کے نام شائع ہوا ہے اُسے افادہ احباب کی خاطر ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

**برادران!** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہمارے عزیز دوست محمد کریم اللہ نوجوان نے خواہش کی ہے کہ نوجوان کے جنوبی ہند نمبر کے لئے میں کوئی پیغام لکھ کر بھجواؤں انکی اس خواہش کے احترام میں یہ چند سطور لکھ کر بھجوا تا ہوں احباب کو یہ بات معلوم ہوگی کہ جماعت احمدیہ کی جب بنیاد رکھی گئی۔ تو پہلے اس کا شاندار جواب جنوبی ہند سے ہی ملا تھا۔ مدراس کے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا ان ابتدائی مخلصین میں سے تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر بڑی سرگرمی سے احمدیت اور اسلام کی خدمت میں لگ گئے اسی طرح مولوی محمد سعید صاحب حیدرآبادی بھی نہایت ہی ابتدائی مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ جن کی تربیت سے حیدرآباد اور تیماپور میں جماعتیں قائم ہوئیں سیٹھ عبدالرحمٰن کے ایک دوست سیٹھ لال جی دال جی تھے وہ باقاعدہ احمدی تو نہیں ہوئے تھے۔ لیکن سلسلہ کی بہت مدد کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا کے بعض رشتہ دار بنگلور میں احمدیت کی تبلیغ کرتے تھے جس کی وجہ ان علاقوں میں کچھ جماعت پھیلی۔ پس جنوبی ہند احمدیت میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ موجودہ تغیرات میں شمالی ہند میں جماعت کمزور ہوگئی ہے جنوبی ہند اپنے کھوئے ہوئے مقام کو پھر حاصل کرے گا۔ اور پھر آسمانی فوج میں اس کے رہنے والے جوق در جوق شامل ہوں گے اور لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے آگے آئیں گے اور نہ صرف جنوبی ہند میں اسلام کی جڑیں مضبوط کریں گے بلکہ شمالی ہند کا کھویا ہوا وقار بھی واپس لائیں گے۔ اور قادیان کی مضبوطی کی فکر سے ہم کو آزاد کر دیں گے۔ کیونکہ اس وقت ہمارے اور قادیان کے درمیان سیاست کا ایک بڑا دریا حائل ہے۔ اور ہم آزادی سے قادیان کی مدد نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے جس کا کھلا کھلا وعدہ اس کی وحی میں موجود ہے۔ لیکن جب تک وہ دن نہ آئے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جنوبی ہند کو اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کا فخر عطا کرے۔ کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے اس وقت بھی یہی ہوا تھا۔ آپ مکہ میں پیدا ہوئے۔ لیکن پھر آپ کو شمال کی طرف ہجرت کر کے جانا پڑا۔ اس کے بعد آپ کے آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جنوب میں یمن کے ملک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اور جب آپؐ کی وفات کے بعد ارتداد کا سلسلہ شروع ہوا تو یمن میں بھی کچھ گڑبڑ ہوئی۔ مگر جنوبی عرب کے مسلمانوں نے جلدی اسلامی جھنڈے کے گرد گھیرا ڈال دیا۔ اور سارا عرب پھر خلافت اولیٰ کے خدام میں شامل ہو گیا اور اسلام کے لئے قربانیاں کرنے لگ گیا۔ انڈونیشیا جانے والے لوگ جانتے ہیں کہ انڈونیشیا میں زیادہ تر اسلام حضرموت کے لوگوں کے ذریعہ پھیلا ہے جو کہ جنوبی عرب کے لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں وہاں پائے جاتے ہیں اور اسلام کی طرف لوگوں کو مائل کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس جو لوگ انڈونیشیا سے علم کے لئے آتے ہیں ان میں بھی حضرموت عرب شامل ہیں۔ برما میں احمدیت کی تعلیم پھیلانے والے بھی جنوبی ہند کے لوگ ہیں۔ پس جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔ اسی طرح اب بھی ہو رہا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس وقت عرب کا ملک تھا اب ہندوستان ہے۔ اس وقت اسلام سمٹ کر جنوبی عرب میں آ گیا تھا اب اسلام اور احمدیت سمٹ کر جنوبی ہند میں آ گئے ہیں۔ پرانے زمانہ میں جنوبی عرب کے لوگوں نے مشرقی افریقہ میں اسلام پھیلا دیا تھا اب امید ہے کہ جنوبی ہند کے لوگ برما۔ ملایا۔ اور انڈونیشیا میں اور اگر چاہے تو جنوبی افریقہ میں احمدیت کو مضبوط کریں گے۔ کیونکہ جنوبی افریقہ میں اس وقت زیادہ آبادی "ملائی" لوگوں کی ہے۔ جس کی جڑ جنوبی ہند سے گئی ہے۔ پس اگر جنوبی ہند کے احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ زمانے کی تاریخ میں ان کے لئے بڑی جگہ محفوظ رکھی گئی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے بلکہ اپنے ملک کے لئے بھی عزتوں کا بے انتہا ذخیرہ جمع کریں گے۔ اور تاریخ میں ان کا نام ایسی گہری سیاہی سے لکھا جائے گا جس کو کوئی مٹا نہ سکے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور میری یہ نیک ظنی جو جنوبی ہند کے لوگوں پر مجھے ہے۔ اور جسے میں الٰہی تدبیر کا ایک حصہ سمجھتا ہوں پوری ہو جائے اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں کہ اسلام کے جھنڈے کو جنوبی ہند کے مسلمانوں نے اسی طرح کھڑا کر دیا ہے جس طرح اسلام کے جھنڈے کو پرانے زمانہ میں جنوبی عرب کے لوگوں نے کھڑا کیا تھا۔ اور جس طرح عرب حملہ آوروں کے زمانہ میں شمالی ہند میں ہندو مذہب کے جھنڈے کے سرنگوں ہونے کے بعد جنوبی ہند کے لوگوں نے کھڑا رکھا تھا۔

پس اے دوستو! اُٹھو اخلاص، ایمان، عمل اور علم میں ترقی کرو۔ اور اپنا حصہ جو خدا کی طرف سے آپ کے لئے مقدر ہے حاصل کرنے کی کوشش کرو کام بہت ہے اور ثواب بھی بہت ہے۔ لیکن کام کرنے والے تھوڑے ہیں۔ مگر دل کو اس بات سے تسلی ہوتی ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ

بہت سی چھوٹی جماعتیں ایسی گذری ہیں جو بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئی ہیں۔ پس اپنی تعداد کو نہ دیکھو اپنے ایمان اور خدا کے ارادے کو دیکھو مومن کا ایمان اور خدا کا ارادہ لاکھوں گنی تعداد پر بھی غالب آیا ہے۔ فتح آپ کے لئے مقدر ہے۔ عزت آپ کے گھر کی لونڈی بننے والی ہے۔ لڑائی جھگڑے اور بزدلیوں کو چھوڑ دو۔ دلیری سے آگے بڑھو اور خدا کے مامور کو قبول کرو۔ اور پھر سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کی طرح ایک دوسرے کے دوش بدوش کھڑے ہو جاؤ۔ نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کرتے ہوئے دنیا پر چھا جاؤ۔ یا شہادت کا جام پی کر خدا تعالیٰ کی گود میں جا بیٹھو کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی صرف کرنے سے بہتر کوئی عزت کی چیز نہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور میری آرزوؤں سے بڑھ کر آپ کو کام کرنے کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین"

# "مساجد کا قیام قوم کیلئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے"

## ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمایا:-

**مسجد کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے**

"مسجدیں ایسی چیز ہیں کہ ان کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔ دیکھو وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر لکھا ہے کہ بہشتی مقبرہ کی زمین کسی کو بہشتی نہیں بناتی۔ بلکہ انسان کے اعمال اس کو بہشتی بناتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت میں صرف اسی نام کی وجہ سے کہ اُسے بہشتی مقبرہ کہا جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وعدے اس کے ساتھ وابستہ ہیں اب وصیت کی آمدن زیادہ ہے اور دوسرے چندوں کی آمد کم ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ معیّن صورت میں نام آگیا کہ اس کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ ہے۔

**مساجد بنانے والوں کے لئے بشارت**

وصیت کی طرح مسجد بنانے والے کے لئے بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے جنّت کا وعدہ ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔ گویا یہ بھی ایک وصیت جیسی تحریک ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ اس کے ساتھ موجود ہے کہ جو شخص مسجد بنائے گا اس کے لئے خدا جنت میں گھر بنائے گا۔ اور پھر وہی وصیت والی شرط یہاں بھی پائی جاتی ہے کہ قربانی کرنے والا نیک ہو۔ اگر کوئی کنچنی مسجد بنا دے تو ہم کہیں گے کہ اس نے خدا تعالےٰ کے ساتھ مزاح کیا ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص نماز ہی نہیں پڑھتا اور روزے نہیں رکھتا۔ سچ نہیں بولتا جھوٹ اور فریب سے کام لیتا ہے دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔ ان کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اس کا مسجد کے لئے چندہ دینا اسے جنت میں نہیں لے جا سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے روزے رکھتا ہے سچ بولتا ہے جھوٹ ظلم اور فریب سے بچتا ہے دین سے محبت رکھتا ہے اس کو دنیا میں پھیلانے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسرا شخص جو مسجد نہیں بناتا اس سے یہ زیادہ یقینی جنّتی ہے۔

تمہیں اپنی کمزوری کے اوقات میں کئی دفعہ خیال آتا ہوگا کہ فلاں نے کیسا اچھا مکان بنا لیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہمارا کوئی مکان نہیں۔ یا اگر تمہارے ہمسائے نے کوئی اچھا سا کمرہ بنا لیا ہے۔ تو تمہارے بچے سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارا بھی کوئی ایسا ہی کمرہ بن جائے تو کیا اچھا ہو۔ مگر وہ تو تمہاری محض خواہشات ہوتی ہیں۔ اور یہ وہ وعدہ ہے جو خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معرفت کیا کہ اگر تم میرے لئے دنیا میں گھر بناؤ گے تو میں بھی تمہارے لئے آخرت میں گھر بناؤں گا۔ اگر ایک شخص کو کوٹھی دس ہزار روپے کی ہو اور تمہاری کوٹھی اس کے مقابلہ میں بیس ہزار روپے کی ہو۔ تو تمہارے لئے یہ امر کتنی خوشی اور فخر کا موجب ہوگا۔ اس طرح اگر جنت میں ایک شخص کو اپنی نیکیوں کی وجہ سے چاندی کا مکان ملے گا تو مسجد کے بنانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سونے کا مکان دے دے گا۔ یا ایک کو سونے کا مکان ملا۔ اور تمہیں بھی سونے کا مکان ہی ملنا چاہیئے تھا تو چونکہ تم نے مسجد بنائی اس لئے تم کو موتیوں کا مکان ملے گا۔ یا ایک اور شخص کو موتیوں کا گھر ملا۔ اور تمہیں بھی موتیوں کا گھر ہی ملنا چاہیئے تھا لیکن اس لئے کہ تم نے مسجد بنائی خدا تمہیں موتیوں کے بجائے ہیروں کا مکان دے دے گا (موتی ہیرے کے الفاظ تمثیلی ہیں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میرے نزدیک اُس دنیا کی قسم کے ہیں) بہر حال تم دوسروں سے فضیلت میں رہو گے اور اگر دوسرے بھی وہی نیکی کرنے لگ جائیں تو یہ تمہارے لئے اور زیادہ خوشی کا موجب ہوگا۔ کیونکہ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ تمہاری ساری قوم ہی اونچی ہو گئی۔

**لائحہ عمل کا فائدہ**

تعمیر مساجد کے لئے حضور کا بیان فرمودہ لائحہ عمل درس جو تحفہ میں درج ہے۔ اس لائحہ عمل کا فائدہ بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"یہ ایک ایسی قسم کا پُر لطف کام ہے کہ بجائے طبیعت پر بوجھ ہونے کے انسان کو اس میں لطف آتا ہے اور طبائع میں انشراح قائم رہتا ہے۔ کیونکہ یہ طریق ایسا ہے جس میں چندہ کی کوئی مقدار معیّن نہیں اور پھر خدا تعالےٰ کے شکر کا بھی موقعہ نکلتا رہتا ہے۔ اب تو تاجر سارا دن بیٹھا رہتا ہے اور اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی طرف کوئی توجہ ہی پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کے لئے وہ ضرور سوچے گا کہ دیکھوں آج مجھے کیا ملتا ہے اور میں خدا تعالےٰ سے کتنا ثواب حاصل کرتا ہوں۔ اس طرح قدم بقدم خدا تعالےٰ کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔"

الغرض یہ ایک مستقل لائحہ عمل ہمارے سامنے ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ جس شق کے ماتحت ہم میں سے کوئی احمدی آتا ہے۔ وہ از خود ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اپنا گھر جنت میں بنانے کی نیت سے تعمیر مساجد کی تحریک میں حصہ لے۔ اگر تمام جماعتوں کے عہدیداران اپنے یہاں اس کا تعاہد کریں تو بغیر کسی قسم کے زائد بوجھ ڈالنے کے اس سے ہر ماہ سینکڑوں روپے کی مستقل آمد ہو سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور ہماری آخرت کو ہمارے لئے سنوار دے۔

بالآخر عرض ہے کہ سیدنا حضرت المصلح موعود کا بابرکت زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ اس میں ہمیں کسی بوجھ سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"پس بوجھ سے مت ڈرو بلکہ یہ دیکھو کہ ہماری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔ تم اپنی اس مختصر زندگی میں اور پھر اس سے بھی زیادہ مختصر دولت اور اقتصاد میں اگر کوئی عظیم الشان کام کر جاتے ہو تو تمہاری زندگی ناکام زندگی نہیں ہوتی بلکہ تمہاری زندگی کامیاب زندگی ہوتی ہے جس پر بڑے بڑے لوگ جن کو بظاہر دولت اور اقتصاد حاصل ہوتا ہے حسد کرتے ہیں۔ رشک کرتے ہیں یا نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور بیش از پیش خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ خاکسار

**وکیل المال تحریک جدید قادیان**

# تحریک جدید کے مختصر اغراض و مقاصد

## اس تحریک میں حصہ لینے والے مجاہدین کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"جس خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کر کے مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی جس خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کر کے زکوٰۃ کی تلقین فرمائی جس خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کر کے حج کی تلقین فرمائی اسی خدا نے آسمان سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم کو

### دنیا کے کناروں تک پہنچائے

اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام نہ پہنچ جائے۔ اس نے اپنے کلام میں اس تعلیم کا نام جہاد رکھا اور اپنے پیارے رسول کو مخاطب کر کے فرمایا:-

### وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا

تو اس قرآن کے ذریعہ ساری دنیا کے ساتھ جہاد کر۔"

### تحریک جدید کو کیوں جاری کیا گیا؟

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کو اسی غرض و مقصد کے لئے جاری کیا گیا جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:

"تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔"

"تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

"تحریک جدید نام اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔"

پس تحریک جدید کی اول اور آخری غرض و غایت یہ ہے کہ

"اسلام کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے۔ اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام نہ پہنچ جائے اس نے اپنے کلام میں اس تعلیم کا نام جہاد رکھا۔"

### روحانی اسلحہ اور بارود تیار کرنے والی فوج اور اسلام کے مورچہ پر چند مبلغ

"آج دنیا میں چاروں طرف یورش ہو رہی ہے۔ اور اسلام کے مورچہ پر صرف چند احمدی مبلغ کھڑے ہیں۔ ہر طرف انکی مخالفت ہو رہی ہے۔ اُن سے دشمنیاں کی جا رہی ہیں۔ اور دُنیا ان کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہی ہے۔"

"آپ لوگ ایسے ہیں جیسے فوج کے لئے اسلحہ اور بارود تیار کرنے والا کارخانہ ہوتا ہے اُن کے لئے سامان خورد و نوش بھیجنا اور اُن کے لئے لٹریچر مہیا کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔ اگر آپ لوگوں کی طرف سے اس میں کوتاہی ہو اور انہیں وہ سامان نہ پہنچے جس کی اُنہیں ضرورت ہے تو اُن کی زندگیاں بالکل بے کار ہو کر رہ جائیں گی۔"

### اپنے ساتھ بچوں کو رسمی طور پر شامل کریں

"پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی بالغ عورت کا فرض ہے کہ اس تحریک جدید میں شامل ہو۔ بچوں میں بھی یہ تحریک کی جائے۔ اور رسمی طور پر اپنے ساتھ شامل کیا جائے۔ مثلاً اپنے وعدے کے ساتھ اُن کی طرف سے بھی کچھ ڈال دیں. چاہے ایک پیسہ ہو۔ دو پیسے ہوں یا ایک آنہ ہو۔ . . . . . . . . . . . بلکہ بچے کی طرف سے خود لکھوانے کی بجائے اُسے کہو کہ وہ خود وعدہ لکھوائے۔ اس سے اُس کے اندر احساس پیدا ہوگا کہ میں چندہ دے رہا ہوں۔"

## ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ **بڑے تاجر**۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

۲۔ **چھوٹے تاجر**۔ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

۳۔ **ملازمین** کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں

۴۔ **وکلاء، ڈاکٹر**۔ اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی۔

۵۔ **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

۶۔ **صناع**۔ مستری۔ لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا پیشہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

۷۔ **زمیندار**۔ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

۸۔ **مزارعین** احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

**مختلف خوشی کی تقاریب پر** مثلاً نکاح پر، شادی پر، بچے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

پس تمام دوستوں کا فرض ہے کہ اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس اہم اور مبارک تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور تمام دنیا پر اشاعت اسلام کے وسیع پروگرام کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔ آمین

**وکیل المال تحریک جدید قادیان**

# خلاصہ کارروائی جلسہ سالانہ قادیان دارالامان

منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴؍اکتوبر ۱۹۵۶ء

## ناموافق حالات میں غیر معمولی کامیابی۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے نظارے

## روحانیت سے پُر تقریریں۔ علمی اور تاریخی مضامین

## خلافتِ حقّہ کے ساتھ عقیدت اور فتنہ منافقین سے بیزاری کا ریزولیوشن

## احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں ہند و پاکستان کے مخلصین کا غیر معمولی اجتماع

(از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

(۱)

الحمد للہ کہ ہمارا پینتیسواں سالانہ جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا اور ہندوستان کے تمام کناروں اور پاکستان کے دور دراز مقامات سے تشریف لانے والے غلامانِ محمدؐ و احمدؑ قادیان کی مقدس بستی کی زیارت کرنے اور روحانیت سے اپنی جھولیاں بھرنے کے بعد پُرنم آنکھوں سے دعائیں کرتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس مقدس بستی میں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بلکہ وہ مخلصین بھی خوش قسمت ہیں جو جلسہ پر آنے کا ارادہ تو رکھتے تھے مگر بعض ناگزیر موانع نے انہیں روک دیا۔ حقیقت یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر مخلص فرد قادیان کی زیارت اور قادیان کے جلسہ میں شمولیت کی انتہائی خواہش رکھتا ہے۔ اگر حالات کی ناسازگاری نہ ہو جس طرح تقسیم ملک سے قبل چشمِ فلک نے یہاں انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر دیکھے ہیں اب بھی وہی نظارہ نظر آئے مگر افسوس کہ قدرت نے بعض غیر معمولی روکیں پیدا فرما دی ہیں۔ اور مخلصین جماعت کا اخلاص اور قادیان کی زیارت کی تڑپ ناقابلِ عبور اسداد میں دب کر رہ جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے وہ دن جلد آئے۔ اور دنیا کے ہر کنارے سے ہر ملک اور شہر سے روحانیت کی پیاسی روحیں جوق در جوق آ کر اپنی تشنہ کامی کو دور کریں۔ آمین۔

### ناموافق حالات کی کچھ تفصیل

اس مرتبہ ہمارے جلسہ کی ہر چیز غیر معمولی تھی۔ عام طور پر یہ جلسہ ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوا کرتا تھا مگر اس سال بعض دوستوں کی تحریک پر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے ماہ اکتوبر میں جلسہ منعقد کرنے کے لئے رائے طلب کی گئی تھی۔ چنانچہ جماعتوں کی اکثریت نے اکتوبر میں جلسہ کرنے کے حق میں رائے دی۔ اور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ذرہ نوازی فرما کر اس کی منظوری عطا فرمائی۔ منظوری کا معاملہ درمیان میں بعض اور مراحل سے بھی گذرا اور عین آخری وقت پر یعنی تواریخ جلسہ ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر سے صرف چند روز قبل ربوہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ نے اطلاع دی کہ ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا ان پاکستان (لاہور) نے اپنی حکومت کے حکم کے ماتحت پاکستانی قافلہ کو ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے* اس وجہ سے کہ انہی ایام میں دسہرہ ہو رہا ہے۔ اور چونکہ دسہرہ کے ایام میں ہر ضلع کی پولیس اپنی اپنی جگہ دسہرہ کے انتظامات میں مصروف رہتی ہے اس لئے پاکستانی قافلہ کے ساتھ پولیس کا انتظام کرنا مشکل ہوگا حکومت کا یہ اقدام درست تھا۔ اور حقیقت یہی ہے کہ ان ایام میں دسہرہ کی وجہ سے ہر ضلع کی پولیس اپنی اپنی جگہ پر مصروفِ کار رہتی ہے حکومت کی اس مجبوری کا اعتراف کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری ہے کہ اگر ہماری جماعت کی امن پسندانہ روایات کو بھی ملحوظ رکھ لیا جاتا تو پاکستانی قافلہ کے ساتھ صرف ایک پولیس سٹیشن کی پولیس حفاظت وغیرہ کے لئے کافی ہو سکتی تھی۔ اور اگر قافلہ آ جاتا تو ہمارا جلسہ اور بھی پُر رونق ہوتا۔ شاید حکومت کو اس امر کا علم نہ تھا کہ پاکستان سے جو قافلہ آ رہا تھا اس میں عورتوں اور مردوں کی ایک تعداد ایسی بھی تھی جن کے بیٹے بھائی اور باپ قادیان میں رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ جہاں قادیان کی روحانیت سے حصہ پانے کے لئے آ رہے تھے وہاں اپنے قریبی عزیزوں سے بھی ملاقات کے بھی خواہشمند تھے۔ بہر حال چونکہ حکومت کو اپنے حالات اور مجبوریوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری تھا اس لئے قافلہ کی اجازت نہ مل سکی۔ اور باوجود اس کے نہ مل سکی کہ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے چندی گڑھ اور دہلی جا کر صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے ساتھ بات چیت کی۔

یہ ایک بڑے سخت امتحان کا وقت تھا۔ ایک طرف پاکستانی قافلہ کے آنے میں روک پڑ گئی تھی اور دوسری طرف آسمان ابر آلود ہو کر اکتوبر ۱۹۵۵ء کی غیر معمولی برسات کی ہولناک تباہ کاریوں کی یاد دلا رہا تھا۔

### اولو العزم امام ہمام

ان حالات کی اطلاع حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ اور ان قدرتی رکاوٹوں کی وجہ سے خیال تھا کہ شاید حضور جلسہ کی تواریخ کو تبدیل کرنے کا ارشاد فرما دیں۔ مگر وہ جسے خدا تعالیٰ نے اولو العزم کا خطاب دے رکھا ہے اور نہ صرف خطاب دے رکھا ہے بلکہ اپنے عزائم کی کامیابی کا یقین بھی عطا فرما رکھا ہے اس مقدس اولو العزم نے ارشاد فرمایا کہ جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر ہوگا۔ ہمارے خیالات سفلی تھے اور ہم ظاہری اسباب کو دیکھ دیکھ کر کسی قدر مایوس ہو رہے تھے کہ ہمارا جلسہ کیسے ہوگا۔ ہم اپنے تخیل میں جلسہ گاہ میں چند افراد اس درویشوں کو دیکھ رہے تھے جو پاکستانی قافلہ نہ آنے اور متوقع غیر معمولی برسات کی وجہ سے ہندوستانی احباب کے نہ آ سکنے کا افسوس منا رہے ہوں۔ جلسہ میں صرف تین دن باقی رہ گئے تھے۔ قافلہ کے رک جانے کی افسوسناک اطلاع آ چکی تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں پر منعقد کرنے کا ارشاد صادر ہو چکا تھا۔ مکرم عاجز صاحب کی طرف سے اطلاع آ گئی تھی کہ سرکار کی حکومت نے بھی ان تاریخوں میں قافلہ کے آنے کی اجازت نہیں دی اور کہا ہے کہ اگر دسہرہ کے بعد جلسہ کرنا ہو تو حفاظتی انتظامات کئے جا سکتے ہیں۔

یہ امید شکن حالات ہی کیا کم تھے کہ ۱۰ اکتوبر کو برسات شروع ہو گئی آسمان کا وہی رنگ تھا اور برسات کی وہی رفتار تھی جو گذشتہ سال ۱۹۵۵ء میں تھی۔ بارش برسی اور مسلسل برسی۔ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ گذشتہ سال کی تاریخ پھر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا تھا بارش کا تسلسل اپنے اندر شدت پیدا کرتا جاتا تھا۔ اب تو یہ خیال ہو چلا تھا کہ پاکستانی قافلہ تو رک ہی گیا ہے اب ممکن ہے برسات کی کثرت کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت مسدود ہو جائیں۔ اور ہندوستانی دوست بھی نہ تشریف لا سکیں۔ اب جلسہ میں دو دن رہ گئے تھے اور برسات اپنی اسی رفتار سے جاری تھی قادیان خود تو ایک جزیرہ کی شکل اختیار کر رہا تھا اس کے ساتھ ہی گرد و نواح کے چھوٹے چھوٹے دیہات بھی جزیروں کی صورت میں تبدیل ہو رہے تھے۔

ہماری امیدیں ٹوٹ رہی تھیں اگر کوئی چیز [illegible] تھا تو یہ تھا کہ حضرت [illegible] نصرت الٰہی کو ہماری تائید میں [illegible] اور یہ ہو نہیں سکتا کہ حضور [illegible] اور اللہ تعالیٰ کے ان کاموں میں کوئی حکمت نہ ہو۔

### نصرت الٰہی کے نظارے

یہ گیارہ اکتوبر کا دن تھا۔ بارش کی رفتار وہی تھی۔ مگر اہالیانِ قادیان نے حیرت سے دیکھا اور اہالیانِ محلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہوئے دیکھا کہ نہ صرف ہندوستان سے بلکہ پاکستان سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں مخلصین اپنے بستروں اور سامان سمیت بھیگتے ہوئے قادیان میں وارد ہو رہے ہیں۔ اور جب بارات کی ٹرین آ گئی تو مہمانوں کی تعداد [illegible] تک پہنچ چکی تھی الحمد للہ۔ اتنے مخالف حالات اور اتنی غیر معمولی مسلسل بارش کے باوجود اتنے مہمانوں کی تشریف آوری پر آنکھوں کو یقین نہ آتا تھا۔ مگر حقیقت پر یقین لانا ہی پڑتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ مہمان آسمان سے نازل ہوئے ہیں۔ اور حقیقت یہی تھی کہ وہ آسمان ہی سے نازل ہوئے تھے کیونکہ زمینی راستے مسدود ہو چکے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ حضور کے اس ارشاد اور قدرت کی غیر معمولی روک پر کیا حکمت تھی۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نشان کے ذریعہ احمدیت کی نصرت کا یقین دلانا چاہتا تھا اور ہمارے ایمانوں میں زیادتی کا سامان فرما رہا تھا۔ اور حضرت اولو العزم کے ارشاد گرامی کی حکمت ہم پر واضح کرنا چاہتا تھا۔

# رپورٹ تقسیم لٹریچر برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہندوستانی جماعتوں اور مبلغین نیز متفرق احباب میں تبلیغی اغراض کے ماتحت لٹریچر تقسیم کرنے کا باقاعدہ انتظام نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے کیا گیا۔ چنانچہ مختلف علاقہ جات کے مبلغین اور جماعتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف قسم کے لٹریچر کے پیکٹ جلسہ سے پہلے ہی تیار کرلئے گئے تھے۔ تاکہ جلسہ پر سہولت سے یہ ٹریکٹ جماعتوں وغیرہ میں تقسیم ہو سکیں اور بعد میں بذریعہ ڈاک بھجوانے سے ڈاک کا خرچ نہ ہو۔ اس انتظام سے خدا کے فضل سے تین صد روپیہ کے قریب ڈاک برائے ترسیل لٹریچر کا خرچ بچ گیا۔ اور دستی طور پر لٹریچر تقسیم ہونے سے احباب کی ضرورت کو بھی احسن طور پر مد نظر رکھا جا سکا۔ اور زبانی تبلیغ میں سرگرمی کی تاکید بھی کی جا سکی۔

کل پندرہ ہزار کے قریب تعداد میں کتب و رسائل اور ٹریکٹ دیئے گئے ان میں کافی تعداد سو سے زائد صفحات والی کتب کی بھی شامل ہے۔ اور اکثر سو سے کم صفحات والے رسالے اور کتابچے شامل ہیں۔ چار یا آٹھ صفحات والے ٹریکٹ بہت تھوڑی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

تقسیم شدہ لٹریچر کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نام رسالہ یا کتب | | تعداد |
|---|---|---|
| خصوصیات قرآن کریم | انگریزی | ۳۵۰ |
| سیرت آنحضرت صلعم | ″ | ۱۰۵ |
| ضرورت مذہب | اردو | ۵۰ |
| میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں | انگریزی | ۱۰۰۰ |
| اسلامی اصول کی فلاسفی | ″ | ۱۸ |
| عقائد و تعلیمات جماعت احمدیہ | اردو | ۱۰۰ |
| احمدیہ موومنٹ ان انڈیا | انگریزی | ۷۰ |
| احمدیت کا پیغام | ″ | ۲۰۰ |
| تحریک احمدیت | اردو | ۵۰۰ |
| دہی ہما کرشن | ہندی | ۱۵۰۰ |
| حقیقی اسلام | اردو | ۲۵۰ |
| زندہ اسلام | ″ | ۳۰۰ |
| زمانہ کی پکار | انگریزی | ۴۰۰ |
| سیرت حضرت مسیح موعودؑ | ″ | ۵۰۰ |
| اسلام اور اشتراکیت | اردو | ۴۰۰ |
| کرشن اوتار کا پیغام | ہندی | ۵۰۰ |
| خاتم النبیین کی تفسیر | | ۳۰۰ |
| تناسخ یا آواگون | اردو | ۲۰۰ |
| سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی | انگریزی | ۵۰ |
| ″ ″ ″ | اردو | ۷۵ |
| حکومت وقت سے وفاداری | ″ | ۲۵ |
| مولوی محمد علی کا جنگ مقدس سے | اردو | ۳۰ |
| سیرت بانی سلسلہ احمدیہ | ″ | ۵۰۰ |
| کرشن اوتار | ″ | ۵۰۰ |
| آسمانی تحفہ | گورمکھی | ۲۰۰۰ |
| ″ | ہندی | ۱۵۰۰ |
| تبصرہ بر مودودی صاحب | اردو | ۱۰۰ |
| حیات مسیحؑ | | ۲۰۰ |
| خدا کے چمکتے ہوئے نشان | | ۲۰۰ |
| میری والدہ | | ۲۰ |
| تحریک جدید کے بیرونی مشن | | ۲۰ |
| ہندو دھرم اور تعدد ازدواج | | ۱۰ |
| احمدی مسلمان ہیں | | ۲۰۰ |
| اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے | | ۴۰۰ |
| پیغام صلح | | ۴۰۰ |
| زندہ خدا کا زندہ نشان | | ۲۰۰ |
| دہی ہما اکرشن بنگالی | | ۲۰۰ |
| فتوے علمائے مصر | | ۲۰۰ |
| شیریں پھل | | ۱۰ |
| ضرورت زمانہ | | ۱۰۰ |
| رسول پاک جیسا نہ پیدا ہوا نہ ہوگا | | ۱۰۰ |
| شاہ حبشہ کے نام دعوت | | ۲۰۰ |
| اس زمانہ کے خلیفہ امام اور مجدد کو پہچانو | | ۲۰۰ |
| آسمانی پیغام | اردو | ۴۰۰ |
| خدا کے چمکتے ہوئے نشان | | ۴۰۰ |

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جن دوستوں اور جماعتوں نے لٹریچر حاصل کیا ہے وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ حق کا فریضہ ادا کریں اور مزید لٹریچر کی اشاعت کے لئے جیسا نشر و اشاعت کے لئے چندہ ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر ہے۔

---

...کہ وہ اپنے اثر و رسوخ اور اختیارات کو کام میں لاکر ایسی خبر انگیز حرکات کو جو ہمارے امن و اتحاد کے لئے نقصان دہ ہیں روکیں گے اور فتنہ انگیز اور فرقہ وارانہ ذہنیت کے عناصر کو پنپنے نہ دیں گے۔

## اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ (بقیہ صفحہ ۸)

سلسلہ کا بوجھ تمہارے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ اگر تم قرآن مجید کے اس اصل پر قائم نہیں ہوگے تو احمدیت تمہارے ہاتھوں میں محفوظ نہ ہوگی۔ تمہارا فرض ہے کہ تم ان باتوں کو سمجھو قرآن مجید کی تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ تم احمدیت کی اس طور پر حفاظت کر سکو جس طور پر خدا اسی کو ساری دنیا کی بھلائی کے لئے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعدد اعتراضات کا جواب دینے اور خدام کو ان خطرات سے آگاہ کرنے کے بعد کہ جن سے یہ منافقین جماعت کو دوچار کرنا اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی مشن کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ خدام کے حق میں دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی نسلوں کو خلافت کا محاسب بنائے رکھے اور جماعت میں خلافت کا سلسلہ قیامت تک چلا جائے۔ وہ اور ان کی نسلیں قیامت تک احمدیت کا جھنڈا بلند رکھنے والی ہوں اور آئندہ اسلام کی سربلندی کے لئے جو بھی جد و جہد ہو۔ اس میں ہمیشہ ہی ان کا اور ان کی اولاد کا حصہ ہو۔ فتنہ سالوں میں نہیں بلکہ مہینوں میں ختم ہو جائے۔ اور ان میں سے ہر ایک آنکھ سے دیکھ لے کہ احمدیت کا حقیقی نظام کامیاب ہو گیا ہے اور دشمن کا اٹھایا ہوا فتنہ مٹی میں مل گیا ہے۔

اسکے بعد حضور نے خدام سے عہد دہروایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے خدام سے پھر خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ خدام الاحمدیہ کا اصل کام مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ آپ لوگوں کو ہر جگہ بندگانِ خدا کی خدمت میں لگ جانا چاہیئے۔ پچھلے سالوں میں سیلابوں اور بارشوں کے وقت تم نے خدمت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے جس کے اپنے اور پرائے سب معترف ہیں مانی اسی نیکی۔ شہرت کو ماند نہ پڑنے دو۔ جب بھی ملک کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے تو خدمت کے لئے سب سے آگے آنے والے تم ہی ہو۔ اور لوگوں کے دل گواہی دیں کہ کام کرنے والے لوگ ہیں تو یہی ہیں۔ خدمت کا فریضہ نہایت بے لوث طریق پر اس جانفشانی سے ادا کرو کہ شدید سے شدید دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے۔ اگر تمہارے اپنے اپنے علاقہ میں تمہاری خدمت سے متاثر ہو کر تمہارے مخالف بھی تمہارے دوست بن جاتے ہیں تو واقعی تم خدام الاحمدیہ کہلانے کے مستحق ہو ورنہ نہیں! استغفار کرنی چاہیئے۔ اور خدمت خلق کو اس معیار پر پہنچانا چاہیئے کہ جس کا احمدیت تم سے مطالبہ کرتی ہے۔

## جلسہ سالانہ قادیان (بقیہ صفحہ ۱)

ٹھیس نہیں لگ سکتی۔ اسلئے ورکنگ کمیٹی کانگریس کمیٹی قادیان ایسے لوگوں کی طرف سے کی گئی اشتعال انگیزی کو پسند نہیں کرتی۔

احمدیہ جماعت ایک بین الاقوامی جماعت ہے۔ جس کے ماننے والے تمام ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے مرکز میں ان کو آرام اور سہولت پہنچانا ہمارے ملک اور نیشن کی عزت اور شہرت کو چار چاند لگانا ہے اور ہماری سیکولر پالیسی کا بہترین ثبوت ہے۔ لہٰذا جو لوگ اس بین الاقوامی مرکز کی پر امن فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ملک کے خیر خواہ نہیں۔ بلکہ در پردہ دشمن ہیں۔ احمدیوں کے جلسہ سالانہ پر سہولت دینے سے ہماری راج نیتی کی تمام ملکوں میں تعریف ہوگی۔

ہم اپنے ملک کے معزز نیتاؤں اور سرکاری افسران سے امید کرتے ہیں *

## جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے لئے ضروری اعلان

نظارت بیت المال قادیان کی طرف سے چوہدری محمد طفیل صاحب انسپکٹر بیت المال کو مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سری نگر کے ہمراہ جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا چکا ہے انسپکٹر صاحب موصوف جماعتوں کے معائنہ حسابات تشخیص بجٹ اور وصولی بقایا جات کے کام کے علاوہ مرکزی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے حسب ضرورت دیگر اصلاحی و تربیتی امور کو بھی سر انجام دیں گے۔

جملہ احباب جماعت و عہدیداران سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب سے پورا پورا تعاون کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

---

درخواست دعا:- خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم عبدالرشید سلمہ اللہ تعالیٰ عرصہ پندرہ یوم سے شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے ٹی بی تشخیص کی ہے جس کی وجہ سے افراد خاندان کو سخت تشویش ہے احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست...

# ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

بھوپال ۲۳ اکتوبر آل انڈیا تعلیمی کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے یونیسکو کے جنرل سیکریٹری مسٹر لوتھر ایونز نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ دوسرے ۵ سالہ منصوبہ میں تعلیم کو مناسب حصہ نہیں ملا تاہم کوئی وجہ نہیں کہ موجودہ محدود ذرائع ہی سے ہم آگے نہ بڑھیں۔

مسٹر ہری من نرائن نے سیکولر اسٹیٹ اور سیکولر تعلیم میں رسم الخط کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے لفظ سیکولر ان معنوں میں استعمال کیا ہے کہ ہم ایک ایسی سوسائٹی قائم کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں ہر مذہب کا یکساں احترام ہوگا۔ اور جس میں کوئی خاص سرکاری مذہب نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ سیکولر اسٹیٹ میں مذہب اور مذہبی تعلیم کی کوئی گنجائش نہیں۔ دوسری طرف اگر ہندوستان صحیح معنوں میں سیکولر اسٹیٹ بننا ہے تو اس کے تمام شہریوں کو تمام مذاہب کے بنیادی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں تمام مذاہب کے لئے یکساں احترام پیدا ہو۔

اس سلسلہ میں انہوں نے تجویز پیش کی کہ ایک چھوٹی کمیٹی بنائی جائے جو ہمارے سکولوں اور کالجوں میں اخلاقی اور مذہبی تعلیم کا کورس تیار کرے۔ تاکہ ہم اس سوال پر مختلف ریاستی حکومتوں اور مرکزی محکمہ تعلیم سے مشورہ کر سکیں۔

دہلی ۲۳ اکتوبر۔ حبش کے شاہ ہیل سلاسی کو جو اس وقت ہندوستان آنے کے لئے بحری سفر کر رہے ہیں دہلی میں شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جملہ انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ۷ نومبر کو لال قلعہ میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے شاہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے آج یہاں انٹر یونیورسٹی فیسٹیول کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمیں رواداری اور باہمی مفاہمت کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ ہندوستان خود ایک چھوٹی سی دنیا ہے۔ جب تک ہم دوسروں کو برداشت کرنے کی عادت نہ ڈالیں اس دنیا میں نہیں رہ سکتے عدم رواداری سے تلخی اور نفرت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ جنگ ہے۔ ہمیں اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھنا چاہیئے۔

وزیر اعظم نے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے دل و دماغ کو کھلا رکھیں اور نئے تجربات اور خیالات حاصل کریں۔ ان بڑی ذمہ داریوں کے اہل بنیں جو عنقریب ان کے سر پڑنے والی ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج بتایا کہ ۵ باتیں اگر کوئی قوم اپنے اندر پیدا کرے تو وہ بہت بڑی قوم ہو سکتی ہے۔ (۱) مادرِ وطن کی محبت (۲) محنت سے محبت (۳) عوام سے محبت (۴) سائنس سے محبت (۵) قومی ملکیت کا تحفظ۔

انہوں نے بتایا کہ انہوں نے یہ اصول چین کے متعلق ایک کتاب سے اخذ کئے ہیں۔

مدراس ۱۷ اکتوبر۔ مسٹر لال بہادر شاستری وزیر ریلوے نے یہاں پر کہا کہ ریلوے کے ترقیاتی پروگرام کی تکمیل کیلئے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے کرایوں کے محصول میں اضافہ ناگزیر ہے۔

# عہدہ داران مال خاص طور پر متوجہ ہوں!

## جماعت کا ہر فرد اپنے بجٹ کو سو فیصدی پورا کرے

موجودہ مالی سال کے پہلے چھ ماہ گذر رہے ہیں لیکن اب تک چندہ جات کی رفتار سے ظاہر ہے کہ متعدد جماعتوں کے عہدہ داران و احباب نے اپنے مالی فرض کو ادا کرنے کی کماحقہٗ کوشش نہیں کی جس کے نتیجہ ایک خاص تعداد بقایا داران احباب کی ہو گئی ہے ہر جماعت کے سیکرٹری مال کے نام بقایا داران کی فہرستیں نظارت کی طرف سے بھجوائے ہوئے واجبات کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جا چکی ہے اسی طرح نظارت کی طرف سے ادائیگی بقایا جات کے لئے انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے بھی بقایا دار احباب کو ایک سے زائد بار بقایا صاف کرنے کی تحریک کی جا چکی ہے لیکن اس کے باوجود ابھی بیسیوں کی تعداد میں جماعتوں میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنہوں نے اپنے بقایا جات ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت نہیں دیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا میرا احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر رقم بھی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہو گا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جماعت کے ہر فرد کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حالات کی نزاکت اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرتے ہوئے عملی طور پر اس بات کا ثبوت دے کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

## مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ختم ہے

| | |
|---|---|
| ۱۲۸۰ انکری میر عبد الجلیل صاحب شمو گرہ ۲۸ اکتوبر ۵۶ء | ۱۴۵۷ انکری احمد خاں صاحب آرنجی باندہ ۲۸ اکتوبر ۵۶ء |
| ۱۳۳۴ " مولوی سید حبیبی صاحب ورنگل ۲۸ " | ۱۴۵۸ " دلدار علی صاحب کشن گراہ مدن گنج ۲۸ " " |
| ۱۲۵۴ " انچارج صاحب احمدیہ مسلم مشنری الحق بمبئی ۲۸ " " | ۱۴۰۲ " محمد لطیف الرحمن صاحب چود کوات ۲۸ " " |
| ۱۴۵۵ " ایم کنہو صاحب تیلی چری مالابار ۲۸ " " | ۱۲۴۹ " محمد نعیم اللہ صاحب بھوپال ۲۸ " " |
| ۱۴۵۶ " سید محمد طیب صاحب حسینہ ۲۸ " " | ۱۴۵۹ " اے مجید صاحب جمشید پور ۲۸ " " |